سوال

(187)ملکیت کی تقسیم اولاد اور بھتیجوں میں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ پانچ بھائی تھے جو ہندوستان سے ہجرت کرکے آئے تھے جو ملکیت تھی دے کر پاکستان میں ہر ایک نے برابر حصہ لیا۔

ساری ملکیت کے برابر برابر حصے علیحدہ علیحدہ تقسیم ہوئے۔ جن میں سے 4 بھائیوں کی اولاد تھی باقی ایک بھائی بنام سلطان کی اولاد نہ تھی۔ سلطان اپنے بھتیجے عبدالرشید کے ساتھ رہتا تھا عبدالرشید نے اپنے چچا کو والد کی طرح عزت وتکریم کی اور اپنے گھر کا بڑا (سربراہ) مقرر کیا اس کے بعد عبدالرشید محنت مزدوری کرتا رہا اور اپنی محنت میں سے کافی ملیکت جمع کی لیکن چونکہ عبدالرشید نے اپنے گھر کا سربراہ اپنے چچا سلطان کو بنایا تھا اس لیے ساری ملکیت بھی اسی کے نام کروادی تھی اب سلطان کی وفات کو 22 سال گزر گئے ہیں اور سلطان کے دیگر بھتیجے بھی اپنے حصے کا دعوی نہیں کررہے ہیں جبکہ اب ایک بھتیجا سلیم خان کا کہنا ہے کہ اس ملکیت میں میرا بھی حصہ ہے جبکہ باقی سب بھتیجے خاموش ہیں اور اس چیز کے گواہ بھی ہیں کہ یہ ملکیت سلطان کی اصل ملکیت نہیں بلکہ عبدالرشید نے اپنی محنت سے کما کر اپنے چچا کے نام پر کروائی تھی۔ وضاحت کریں کہ اس ملکیت میں سے دوسرے بھتیجوں کو یا ان کی اولاد کو کتنا حصہ ملے گا یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ سلطان کی ساری جائیداد عبدالرشید کی ہی ہے کیونکہ سلطان نے عبدالرشید کو جائیداد کا وارث بنایا اس کو ہبہ کردی اور جو بھی ملکیت جمع ہوئی عبدالرشید کی ملکیت میں سے جمع ہوئی دوسری بات کہ عبدالرشید کو سلطان نے اپنی ملکیت کا وارث بنایا جس کا فارم بھی موجود ہے تیسری بات کہ اس کے گواہ بھی موجود ہیں کہ یہ ملکیت عبدالرشید کی ہے اس کی کمائی سے بنی ہے جبکہ سب کے سب جدا تھے اور سلطان کی وفات کو بھی ایک بڑا عرصہ 22 سال گزر گئے جس دوران کسی نے مطالبہ کیا جس سے ساری بات واضح ہوجاتی ہے پھر سلطان کے باقی بھتیجے اپنے حصے طلب نہیں کررہے صرف سلیم خان مانگ رہا ہے تو اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس ملکیت میں سلیم خان کا کوئی حصہ نہیں ہے اور پھر یہ ملکیت عبدالرشید نے اپنی کمائی سے بنائی ہے اور صرف گھر کے سربراہ کی حیثیت سے اپنے چچا سلطان کے نام کروائی ہے اکبر اور شوکت کا بھی اس میں حصہ معلوم نہیں ہورہا جب ان کے والد نے حصہ نہیں لیا تو پھر اس کے بیٹے کیسے مطالبہ کررہے ہیں۔ لہذا ساری جائیداد کا وارث صرف اور صرف عبدالرشید ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ